Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005
ISSN Online 2790-9972
VOL 7, Issue 2
www.dareechaetahqeeq.com
dareecha.tahqeeq@gmail.com
Research Article

عرشمہ کرن
پی ایچ ڈی اردو سکالر، وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد
ڈاکٹر باقر وسیم
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی اسلام آباد

جنگ اور امن از ٹالسٹائی کے موضوعات

Arashma Kiran
PhD Urdu scholar, Federal Urdu university Islamabad
Dr Baqir Waseem
Assistant Professor Urdu, Muslim youth University Islamabad

Theme Of War And Peace By Leo Tolstooy

This research paper examines the major themes explored in Leo Tolstoy celebrate novel war and peace. The title itself reveals the novel two central and contrasting concern: war and peace. However, Tolstoy work extends for beyond these two Fundamental Theme and incorporate a wide range of intellectual, historical, social and philosophical dimension. Among the significant theme addressed in the novel are the philosophy of history, the socio Political condition of the time, human existence, social life, historical events, individual and collective psychology, spirituality, and the nature of human relationships. Through these interconnected themes, Tolstoy present a profound and comprehensive portrayal of Russian society and human life during a period of immense historical transformation. Tolstoy distinctive philosophical outlook is deeply embedded in the narrative his treatment of war and peace is not limited to descriptions of military conflict or peaceful existence; rather, he uses These Concept to explore fundamental question concerning human agency, destiny, morality, leadership, and the forces that shape history. The novel consequently transcends the boundaries of conventional historical fiction and emerges as a profound philosophical meditation on human existence. Furthermore war and peace Demonstrates how individual lives are inevitably influenced by border historical forces. Tolstoy juxtaposes the experience of ordinary individual with major political and military events, thereby illustrating the complex relationships between personal choice and historical circumstance. The novel's extensive exploration of society, family, love, death, faith and moral responsibility further enriches its thematic depth. Ultimately, the enduring significance of war and peace lies in its ability to present history not merely as a sequence of war and political events, but as a complex human experience shaped by countless individual action and circumstances. War and peace therefore function as both literal historical realities and profound philosophical concepts, throw which Tolstoy examines the nature of humanity and the forces governing human life.

Key words: Themes, war, Peace, Significance, Historical, Perspectives, Events, Historical, Universal, Perspectives, Nature, Sub themes.

ٹالسٹائی(1928-1910)ایک معروف روسی ناول نگار ہے۔ جن کا شمار دنیا کے مایہ ناز ادیبوں میں ہوتا ہے۔ ٹالسٹائی کا علم کثیر الجہتی تھا، وہ مذہب، سائنس، فلسفے اور ادب پر عالمانہ معلومات کا حامل تھا۔ اس نے اپنے ناولوں میں حقیقی اور غیر حقیقی دونوں کرداروں پر انحصار کیا۔ ٹالسٹائی کی فکر بائبل، روسو، ارسطو اور گوگول کی اثر پذیری سے پروان

چڑھی۔ ٹالسٹائی روسی ادب کا عظیم ادیب نہیں بلکہ وہ عالمی ادب کا نمایاں ترین ادیب ہے۔ ٹالسٹائی نے اپنے ناولوں میں انسان کے اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں کو موضوع بنایا۔ ان کی سوچ اور فکر پر مذہبی خیالات کا گہرا اثر تھا۔ ٹالسٹائی چونکہ ایک جاگیردار تھے مگر ان کے دل میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لیے بہت ہمدردی تھی۔ وہ ساری زندگی محبت اور عدم تشدد کے خیالات پر کاربند رہے۔

ٹالسٹائی جس طرح شخصی اور ادبی اعتبار سے کثیر الجہتی خصوصیات کے مالک تھے، اسی طرح ان کو موضوعاتی اعتبار سے بھی رنگارنگی حاصل ہے۔ انھوں نے معاشرے کے ہر اس موضوع پر قلم اٹھایا جس میں انھوں نے پسے ہوئے طبقے کا استحصال دیکھا۔ ٹالسٹائی کو شخصی خصوصیات اور موضوعات کی رنگارنگی نے ہی دنیا کا عظیم ادیب بنایا۔ ٹالسٹائی کے موضوعات کی بنا اس کی شخصیت عظیم تھی، جس کی وجہ سے وہ دنیا کے عظیم ادیبوں کی فہرست میں شامل ہوئے۔ احمد عقیل روبی نے ان کی شخصیت کا تعارف چیخوف کے الفاظ میں یوں بیان کیا:

"جب کسی ادب میں ٹالسٹائی جیسا ادیب موجود ہو تو کسی آدمی کے لیے
ادیب بننا بڑا آسان ہوتا ہے۔ اسے پتہ کہ وہ کچھ نہیں کر رہا وہ پھر بھی
خوش ہوتا ہے کیونکہ جو سب ادیب مل کر کرنا چاہتے ہیں وہ ٹالسٹائی کر
رہا ہوتا ہے"۔(1)

"جنگ اور امن" کا اڑا موضوع جنگ ہے وہی جنگ جو کہ نپولین بوناپارٹ نے روسیوں پر مسلط کر کے ماسکو پر قبضہ کیا مگر بعد ازاں موسمی شدت اور دیگر حالات کے باعث نپولین آرمی کو وہاں سے پسپا ہونا پڑا۔ ٹالسٹائی نے جنگ کے تمام پہلوؤں کو اپنے ناول میں جگہ دی ہے۔ اس حوالے سے ایک عبارت ملاحظہ ہو:

"چاروں اطراف دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے تھے توپوں کا پیہم
شور وغل کانوں کے پردے پھاڑے دے رہا تھا۔ جب کوئی گنجال گولہ
اگلتی اور شور بلند ہوتا تو دشمن بے اختیار اچھل پڑتا، لیکن اسے کسی پل
قرار نہیں تھا۔ منہ میں پائپ دبائے وہ بھاگا دوڑتا کبھی ایک گنجال کے
پاس پہنچتا اور کبھی دوسری کے پاس، کبھی نشانہ درست کراتا کبھی گولے
گنتا، کبھی مردہ یا زخمی گھوڑا ہٹواتا اور اس کی جگہ نیا گھوڑا جتواتا، وہ جہاں
بھی جاتا اپنی ناتواں تیکھی اونچی اور متذبذب آواز میں احکام دیتا جاتا اس
کا چہرہ جوشیلے سے جوشیلا تر ہوتا جا رہا تھا۔ صرف اسی وقت جب اس کا
کوئی جوان ہلاک یا زخمی ہو کر گرتا، وہ اپنی نگاہیں دوسری طرف پھیر
لیتا، اس کی بھویں تن جاتیں"۔(2)

کسی بھی ادب پارے میں جنگ کے موضوع کو تمام تر باریکیوں اور جزئیات کے ساتھ بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ٹالسٹائی نے جنگ کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ گویا وہ خود جنگ کے اندر موجود تھا۔ درج بالا اقتباس میں توپوں کا شور، دھوئیں کے بادل، بے قراری، افراتفری اور جنگ کی بدلتی ہوئی صورتحال دکھائی دیتی ہے۔ ٹالسٹائی نے جنگ میں سپاہوں کے جوش و جذبے کے ساتھ ساتھ سپہ سالار کے فیصلوں کی عکس بندی بھی کی ہے۔

"جنگ اور امن" کا دوسرا بڑا موضوع امن ہے۔ ٹالسٹائی نے اس ناول میں امن کا یہ پہلو زیادہ نمایاں کیا ہے، کہ امن دنیا کے لیے جنگ سے بڑھ کر ہے۔ روس کی فتح کے بعد جب فرانسیسی فوج نے روس کے عوام کو امن معاہدہ کرنے کی دعوت دی تو روسی عوام نے اس امن معاہدے کو اپنی روسی شکست خیال کرتے ہوئے اسے رد کر دیا۔ بعد ازاں وقت نے یہ بتایا کہ روسی عوام کا نپولین آرمی کے ساتھ امن معاہدہ نہ کرنا خوش آئند ثابت ہوا۔ نپولین کی فوج روس کے سخت ترین موسمی حالات اور خوراک کی کمی کا سامنا نہ کر سکی اور پسپا ہو گئی۔ ٹالسٹائی نے جنگ اور امن میں امن کا ایک رخ یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض دفعہ امن کا معاہدہ کرنا مفید ثابت ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ معاہدہ نہ کرنا بھی کارآمد ہوتا ہے۔ ٹالسٹائی نے جنگ میں ہونے والی وسیع تباہ کاریوں کے بیان سے امن کی اہمیت اجاگر کی ہے۔

جنگ اور امن کا ایک اہم موضوع مہم جوئی بھی ہے۔ ٹالسٹائی نے اس ناول میں فوجیوں کی زندگی کی عکاسی کے ساتھ ساتھ بہت سی چھوٹی بڑی مہموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ ٹالسٹائی کے اسلوبی بیان سے اس طرح نظر آتا ہے کہ وہ مذکورہ مہموں کے دوران سپاہیوں کے ساتھ ساتھ تھے۔ مہم جوئی کے حوالے سے جنگ اور امن کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

"فرانسیسی اوور کوٹ اور شاکو پہننے کے بعد پیتا اور دلوخوف گھوڑوں
پر سوار ہوئے اور جنگل کے اس حصے کی طرف چل پڑے جو درختوں
سے خالی تھا اور جہاں سے دینی سوف نے فرانسیسی پڑآؤ کا جائزہ لیا تھا۔
انھوں نے گھپ ندھیرے میں جنگل عبور کیا اور ایک گھاٹی میں اتر گئے
جب وہ پہاڑی کے دامن میں پہنچے، دلوخوف نے قازقوں کو جوان کے
ساتھ آرہے تھے، وہی انتظار کرنے کا حکم دیا اور خاصی تیز رفتار سے
سڑک کے ساتھ ساتھ پل کی جانب چل پڑا۔ پیتا جس کا دل بلیوں
اچھل رہا تھا اس کے برابر برابر آرہا تھا۔ اگر ہم پکڑے گئے، میں زندہ
ان کے ہاتھ نہیں آؤں گا، میرے پاس پستول ہے پیتا نے سرگوشی
کی"۔(3)

مہم جوئی کے اس موضوع کے بیان کے لیے ٹالسٹائی نے خوف، تجسس، خطرات اور دلیری کو ظاہر کیا ہے۔ مہم جوئی کے موضوع میں ناول نگار نے روسی اور فرانسیسی فوج کے سپاہیوں کی ان چھوٹی چھوٹی مہمات کا تذکرہ کیا ہے، جو جنگ کی کاروائیوں کا ذیلی حصہ ہوتے ہیں، ان مہمات سے دونوں افواج میں دشمن کی جاسوسی کرنے اور ان کو نقصان پہنچانے کا کام لیا ہے۔ مہم جوئی کا موضوع جنگ کے ساتھ ساتھ مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں فرانسیسی فوج کی چھاپہ مار کاروائیوں کا تذکرہ بھی ہے، اور روسی فوج کی خفیہ کاروائیوں کو بھی انہی مہمات کی ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

تاریخ سے ادب کا رشتہ بہت گہرا ہے۔ وہ ناول جنھوں نے عالمی ادب میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے ان میں تاریخی موضوعات کثرت سے موجود ہیں۔ ٹالسٹائی نے جنگ اور امن میں تاریخ کے موضوع کو جس طرح ظاہو کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹالسٹائی اس تاریخ سے بھی آگاہ ہے جو اس کی آنکھوں کے سامنے رقم ہوئی اور اس کو وہ تاریخ بھی کافی حد تک معلوم ہے جو ناول کے زمانہ تخلیق سے پہلے گزری۔ اس ناول میں تاریخی حالات و واقعات کی ایک جھلک اس اقتباس سے ظاہر ہے:

"تاریخ اور علم قانون کے نقطہ ہائے نگاہ کے اس بنیادی اختلاف سے
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علم قانون ان امور پر جو کہ اس کی رائے میں اقتدار
ہے کیا (وہ اسے غیر متغیر اور وقت کی قیود سے آزاد تصور کرتا ہے) اور
جو یہ سوال اٹھاتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اقتدار میں جو تبدیلیاں
آتی رہی ہیں، ان کا کیا مفہوم بنتا ہے، وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے
سکتا"۔(4)

اوپر بطور حوالہ دی گئی مختصر عبارت میں تاریخ اور علم قانون کی جو بحث کی گئی ہے وہ ٹالسٹائی کی علمی اور تاریخی مہارت کی آئینہ دار ہے۔ اس کے خیال میں انسان کے مختلف طبقوں کے دوران اقتدار منتقل ہوتا رہتا ہے، اقتدار کی ان تبدیلیوں کا کیا مفہوم ہے، اس کے بارے میں علم قانون سے جب سوال کیا جائے تو علم قانون کوئی ٹھوس جواب نہیں دیتا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ بات علم قانون سے بالاتر کوئی طاقت یعنی قدرت طے کرتی ہے۔ جنگ اور امن دنیا کے طویل ترین ناولوں میں شمار ہوتا ہے، اس ناول میں چھوٹے چھوٹے بے شمار واقعات ہیں، جن کو ٹالسٹائی نے ایک لڑی کی صورت میں پرو کر ناول کے مجموعی احساس کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ ٹالسٹائی ہر واقعے کو اس مہارت سے بیان کرتا ہے کہ پڑھنے والا اس کی جزئیات میں کھو جاتا ہے۔ جنگ اور امن کا ایک واقعہ جزوی طور پر بطور مثال درج ہے۔

"افواہ پھیل گئی کہ ساداتی صلح کا پیغام اور امپر اطوار الیکساندر اور
نپولین کے مابین ملاقات کی تجویز لے کر آیا ہے، ساری فوج کو
یہ خبر سن کر کہ ذاتی ملاقات کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے، بہت
خوشی اور فخر محسوس ہوا۔ نپولین کے ساتھ مذاکرات کرنے کے
لیے فش ہاؤ کے فاتح پرنس دلگوروکوف کو ساواغی کے ہمراہ بھیجا
گیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ عام توقعات کے برعکس مذاکرات
کی یہ پیشکش صلح کی سچی خواہش پر مبنی ہے یا نہیں"۔(5)

جنگ کے حالات میں جب محاذ سے درست اطلاعات موصول ہو رہی ہوتی ہیں تو ایسے میں غلط اور جھوٹی اطلاعات بھی آتی رہتی ہیں، مختلف افواہیں پھیل جاتی ہیں۔ اوپر دیے گئے اقتباس میں بھی جنگ کے دنوں کی ایک افواہ کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ جب فرانسیسی اور روسی قیادت کے درمیان ملاقات کی بات لوگوں میں پھیل گئی، فرانسیسی فوج چونکہ روس میں فاتح ہونے کے باوجود مختلف مشکلات کا شکار تھی اور روسی قوم پسپائی کے باوجود امن معاہدے اور مذاکرات سے انکاری تھی، روس والے ایک حکمت کے تحت فرانسیسی فوج کو وقت دیتے جا رہے تھے، اور یہی ہوا کہ فرانس والے زیادہ دیر ان حالات میں ٹھہر نہ سکے اور واپس چل دیے۔

فطرت نگاری جنگ اور امن کا بڑا موضوع ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹالسٹائی میں مشاہدے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ وہ فطرت کے مناظر کو گہری نظر سے دیکھتا ہے، انہیں محسوس کرتا ہے اور پھر بڑے سلیقے سے کاغذ کے حوالے کر دیتا ہے۔ جنگ اور امن کا کوئی صفحہ بھی فطرت نگاری کے موضوع سے خالی نہیں ہے۔ فطرت نگاری کے نمونے کے طور پر یہ اقتباس پیش ہے:

"نکولائی روستوف ایک طرف ہٹ گیا جیسے وہ کچھ تلاش کر رہا ہو، اس نے دور
فاصلے پر دریائے ڈینیوب کے پانیوں، آسمان اور سورج پر نظریں ٹکا دیں۔ آسمان
کتنا خوبصورت، کتنا نیلگوں، کتنا پر سکون، کتنا عمیق نظر آ رہا تھا، روبہ زوال آفتاب
کتنا درخشندہ اور عظیم و جلیل تھا، دور دریائے ڈینیوب کی آب و تاب کتنی ملائم تھی،
دریا، راہبات کی خانقاہ، پر اسرار، اتھاہ وادیوں اور جنگلوں میں، جن کے صنوبر کے
درخت چوٹیوں تک برف مین ملفوف تھے، آگے بہت نیلگوں کوہساروں کا منظر اور
بھی دلکش اور بھی دلفریب تھا۔۔ ہر طرف امن تھا، سکون تھا۔۔ انبساط و شادمانی
تھی"۔(6)

فطرت نگاری کے سلسلے میں ٹالسٹائی نے دریائے ڈینیوب کے پانی، آسمان، سورج اور جنگلوں میں صنوبر کے درختوں کا تذکرہ کیا ہے۔ صنوبر کے درختوں پر پڑی ہوئی برف اور اس موسم کی دلکشی کی وجہ سے ماحول پر چھانے والی خوشی کا تاثر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ٹالسٹائی نے فطرت کے بیان میں ماہرانہ نقاشی اور کاریگری کا استعمال کیا ہے۔

جنگ اور امن کا تاریخی پس منظر انیسویں صدی کے اہم ترین واقعات کے گرد گھومتا ہے۔ نپولین بوناپارٹ اور روسیوں کے درمیان ہونے والے معاہدوں اور جنگ کے حالات ٹالسٹائی نے تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ تاریخی حقائق بھی اس ناول کا اہم ترین موضوع ہیں۔ اس سلسلے میں کاشف منظور کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

"ناول کا پس منظر نپولین بوناپارٹ اور روسیوں کے تعلقات 1805ء
سے 1812ء کی جنگ کے ارد گرد گھومتا ہے۔ نپولین نے 1805ء سے
1807ء کے دوران میں آسٹریا پر قبضہ کر لیا تھا، روس نے ایک خفیہ

معاہدے کے تحت فرانس نے مل کر انگریزوں سے جنگ کرنا تھی،
مگر یہ معاہدہ کامیاب نہ ہو سکا اور نپولین نے روس پر حملہ کر کے
ماسکو پر قبضہ کر لیا، روسی امن معاہدے کے بجائے پسپا ہو گئے۔
فرانسی فوجی اس کشمکش میں شدید موسمی حالات کی نذر ہو گئے اور
علاقہ چھوڑ کر بھاگ گئے "۔(7)

کاشف منظور نے اس اقتباس میں جن تاریخی حقائق اور حالات کا تذکرہ کیا ہے ان میں حملہ، جنگ، قبضہ، معاہدے کی کاوش اور پسپائی جیسے تمام تاریخی حقائق موجود ہیں۔ کاشف منظور کے خیال میں یہ تمام واقعات تاریخ کا حصہ بھی ہیں اور ناول کی شہرت کا باعث بھی ہیں۔

جنگ اور امن میں روسی معاشرے کی اشرافیہ کی زندگی کا موضوع بھی اہم ہے۔ ناول نگار نے جن طبقوں کو موضوع بنایا ہے ان میں حکمران، عسکری شخصیات اور اشرافیہ وغیرہ شامل ہیں۔ روسی معاشرے کی اشرافیہ کی زندگی کے بارے میں ٹالسٹائی کی یہ چند سطریں ملاحظہ ہو:

"اگلے روز امپراطور ماسکو سے روانہ ہو گیا۔ تمام شرکاء نے اپنی وردیاں
اتار دیں اور مطمئن ہو کر دوبارہ اپنے گھروں اور کلبوں میں بیٹھ گئے۔
انہوں نے کہنے کو اپنے اسٹیوارڈوں کو حکم دے دیا کہ ان کے ذمے
جتنے جتنے رنگروٹ بھرتی کرانے کی پابندی لگائی گئی ہے وہ انھیں بہم
پہنچادیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کف افسوس بھی مل رہے تھے
کہ وہ کیا کر بیٹھے ہیں"۔(8)

ناول نگار نے روس کی اشرافیہ کے جو حالات بیان کیے ہیں کہ وہ کلبوں میں نشے کی حالت میں بیٹھے ہوئے، بے کار اور فضول کاموں میں مشغول تھے۔ جب اچانک ان سر پر فرانسیسی فوج کی طرف سے جنگ مسلط کی گئی تو مقامی انتظامیہ نے فوری طور پر یہ محسوس کیا کہ فوج کی کئی یونٹیں ہمیں مزید تشکیل دینا پڑیں گی۔ اس سلسلے میں اشرافیہ سے اپیل کی گئی تو اشرافیہ کچھ لوگوں نے فوج میں نوجوان بھیجے اور اپنا فعال کردار ادا کرنے کی کوشش بھی کی مگر ان کی یہ کوشش درست انداز میں بار آور نہ ہوئی اور وہ اپنے معاشرے سے اچھے لڑاکا، بہادر، دلیر اور تندرست فوجی نہ دے سکے۔ بعض کو اس پر ندامت کا سامنا بھی ہوا کہ ایک اچھی اور باصلاحیت فوج دینے میں یہ ملک ناکام رہا ہے۔

جنگ اور امن متعدد ذیلی موضوعات کا آئینہ دار بھی ہے، ان موضوعات میں ماسکو کے تذکرے موجود ہیں۔ کیونکہ اس شہر کو عالمی سیاست اور فکر میں مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ ٹالسٹائی کا سارہ ناول دراصل ماسکو کے حالات وواقعات کے ارد گرد ہی گھومتا ہے۔ جنگ اور امن میں امن کے جن معاہدوں کا ذکر ہے ان معاہدوں کے سلسلے میں خطوط کو بہت اہمیت حاصل رہی اس دور میں اطلاع کاری کا ذریعہ خطوط ہی تھے لہذا ناول میں خطوط کا موضوع نمایاں ہے۔

ذیلی موضوعات میں شخصیات نگاری اور سراپا نگاری کے موضوع نہایت اہم ہیں، اس طویل اور ضخیم ناول میں کرداروں کی کثرت ہے۔ ٹالسٹائی نے ہر شخصیت کے نہ صرف سراپے کو اجاگر کیا ہے بلکہ مختلف لوگوں کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کی ہیں جو عموماً ناول نگار نہیں بلکہ خاکہ نگار فراہم کرتے ہیں۔ سراپا نگاری کے سلسلے میں ٹالسٹائی اپنی قوت مشاہدہ اور قوت بیان سے بھرپور استفادہ کرتا ہے۔

جنگ اور امن کے متفرق موضوعات میں موسم، شاعری، گلوکاری، مذہبی عقائد، موسیقی، جذبات وکیفیات، بود وباش اور تعمیرات وغیرہ بھی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹالسٹائی نے انسان، معاشرے، تاریخ، جنگ اور امن کے علاوہ دیگر موضوعات سے اس ناول کو دنیا کا مقبول اور شاہکار ناول بنا دیا ہے۔

حوالہ جات

1۔احمد عقیل روبی،"علم ودانش کے معمار"، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، 2011ء، ص422۔

2۔ شاہد حمید(مترجم)،"جنگ اور امن از ٹالسٹائی"، فکشن ہاؤس لاہور، 2003ء، ص49۔

3۔ایضاً۔ص1384۔

4۔ایضاً۔ص1565۔

5۔ایضاً۔ص361۔

6۔ایضاً۔ص198۔

7۔کاشف منظور،"لیو ٹالسٹائی کا ناول جنگ اور امن"،(تبصرہ)،(ایڈیٹر، محمد علی سحاب، لفظونہ،اگست 4، 2023ء۔

8۔ شاہد حمید(مترجم)، جنگ اور امن از ٹالسٹائی"، فکشن ہاؤس لاہور، 2003ء، ص915۔